تاریخِ خواجۂ خواجگان



پروفیسر شمسی طہرانی

تاریخِ خواجہ خواجگان

مصنف

پروفیسر حافظ سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی

مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

ہماری کتابیں · معیاری کتابیں
خوبصورت اور کم قیمت کتابیں

ناشر: مشتاق احمد

اہتمام: سلمان منیر

نام کتاب	—	تاریخِ خواجۂ خواجگان
مصنف	—	پروفیسر حافظ سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی
مطبع	—	آر۔ آر۔ پرنٹرز، لاہور
ڈیزائن	—	عاطف بٹ
سن اشاعت	—	2012ء
قیمت	—	[redacted] روپے

ناشر

عبداللہ اکیڈمی

الکریم مارکیٹ۔ اُردو بازار، لاہور

کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما کر شکریہ ادا کرنے کا موقع فراہم کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جاسکے۔ شکریہ

جاتا ہے "جو پرجاپتی" (پروردگار عالم) اور "وشواکرمن" (خالق کل) کے نام سے پکاری جانے لگتی ہے اور جو تمام کائنات کی اصل و حقیقت ہے وہ ایک ہے مگر علم والے اسے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ آزاد نے جو آخری جملہ لکھا ہے وہ رگ وید کے سنسکرت اشلوک کا ترجمان ہے سنسکرت میں اس جملے کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

एकं सद् विप्रा बहुधा वदन्ति (ऋग्वेद 1.164.46)

(ترجمان القرآن، جلد: اوّل، ص: ۲۶۴، مطبوعہ ساھتیہ اکادمی دہلی)

ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں خدا کے ایک ہونے کے بارے میں اس طرح بھی کہا گیا ہے:

स एष एक एकवृदेक एव (अथर्व वेद 13.4.12)

یعنی وہ (خدا) ایک اور حقیقت میں ایک ہی ہے۔

एकमेव अद्वितीयम् (छान्दोग्य उपनिषद 6.1.1)

...... یعنی وہ ایک ہی ہے اس جیسا دوسرا نہیں۔

ابوالکلام آزاد نے ہندوستان کے تصور الوہیت کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک خواص کا حصہ اور دوسرا عوام کا حصہ۔ (ترجمان القرآن جلد: ۱، ص: ۲۶۲)

خواص توحیدی فلسفے کے قائل تھے اور عوام مختلف دیوی دیوتاؤں کے پجاری تھے۔

پھر ابوالکلام آزاد البیرونی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ "البیرونی نے گیتا کا یہ قول نقل کیا ہے۔ "بہت سے لوگ مجھ تک (یعنی خدا تک) اس طرح پہنچنا چاہتے ہیں کہ میرے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہیں لیکن میں ان کی مرادیں بھی پوری کر دیتا ہوں کیوں کہ میں ان سے اور ان کی عبادت سے بے نیاز ہوں۔

(ترجمان القرآن، جلد: ۱، ص: ۲۷۲)

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اجمیر کے مخالفوں نے غریب نواز کا نیا طریقۂ عبادت دیکھ کر جو غم و غصہ کا اظہار کیا وہ ان کی اپنے مذہب سے عدم واقفیت کا نتیجہ تھا اور انھوں نے اپنے مذہب کے اصول و عقائد سے انحراف کیا۔ خواجہ صاحبؒ ان

پجاریوں کو یا دوسرے غیر مسلم حضرات کو زبردستی مسلمان نہیں بنا رہے تھے، وہ تو محض اپنے خدا کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ وہ زبردستی مسلمان بنا بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ قرآن حکیم نے درج ذیل آیات میں جبر واکراہ سے مسلمان بنانے کو سختی سے روکا ہے۔

آیات (۱) لا اکراہ فی الدین یعنی دین کے معاملے میں ناگواری والی کوئی بات ہی نہیں۔ (البقرہ، آیت:۲۵۶)

(۲) لکم دینکم ولی دین۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور ہمارا دین ہمارے لئے ہے۔ (سورۃ کافرون، پارہ:۳۰)

پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہود سے جو معاہدہ کیا اس میں بھی یہی الفاظ تھے......

لنا دیننا و لکم دینکم

......یعنی ہمارے لئے ہمارا دین ہے اور تمہارے لئے تمہارا دین۔

(۳) ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ و الموعظۃ الحسنۃ و جادلھم بالتی ھی احسن یعنی (اے حبیب) بلایئے لوگوں کو اپنے رب کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور اگر وہ بحث و نزاع کریں تو بھی ان کے ساتھ بہتر طریقہ اختیار کر (سورۃ نحل، آیت: ۱۲۵، پارہ:۱۴)

ایک آیت میں تو قرآن حکیم نے غیر مسلموں کے خداؤں کو بھی برا کہنے سے منع کیا۔ "ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسب اللہ عدواً بغیر علم (سورہ الانعام آیت ۱۰۸ پارہ ۷)

یعنی وہ لوگ خدا کے علاوہ جنہیں پکارتے ہیں تم ان کو یعنی ان کے خداؤں کو برا نہ کہو، ورنہ وہ اللہ کو اپنی بے علمی کے باعث برا کہنے لگیں گے۔

غریب نواز یقیناً حقیقی داعی اسلام بن کر آئے لیکن ان کا طریق تبلیغ ایسا نہ تھا کہ کسی کی دل آزاری ہو یا کسی کو کسی قسم کی ذہنی تکلیف پہنچے۔ آپ بلا امتیازِ مذہب وملت

بے سہاروں کو سہارا دے رہے تھے، کمزوروں، غریبوں اور سماج کے پسماندہ طبقوں کو فلاح و بہبود کا راستہ دکھلا رہے تھے۔ آپ کے اخلاقِ حمیدہ، اوصافِ حسنہ اور فیوض باطنیہ سے متاثر ہوکر لوگ خود بہ خود جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ اس موضوع پر آپ کی تعلیمات کے باب میں تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی۔ یہاں صرف یہ عرض کرنا ہے کہ جو ذات گرامی سرزمینِ ہند کو انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے روشناس کرا رہی تھی اور ہندوستان کے باسیوں کو ان کا بُھولا ہوا سبق یعنی تصورِ توحیدِ الٰہی کی یاد دلا کر ان میں مساواتِ انسانی، اخوت اور امدادِ باہمی کا پیغام عام کر رہی تھی اس سے پجاریوں کا آمادۂ پیکار ہونا ایک قابلِ مذمت عمل تھا۔ اہلِ ہنود کی مذہبی کتاب مہابھارت میں ایسے لوگوں کے مذہب کی مذمت کی گئی ہے جو دوسرے مذہب کی تبلیغ کو روکتے ہیں، مہابھارت کا شلوک یہ ہے:

धर्मं यो बाधते धर्मो न स धर्मः कुधर्म तत्।
अविरोधात् तु यो धर्मः स धर्मः सत्यविक्रम – वन 131.11

یعنی وہ مذہب جو دوسرے مذہب کی تبلیغ کو روکتا ہے وہ اچھا مذہب نہیں ہے بلکہ بُرا مذہب ہے، جو مذہب دوسرے مذہب کی تبلیغ میں رکاوٹ نہیں ڈالتا وہی سچا مذہب ہے۔

آناساگر کا واقعہ: دریا کوزہ میں

اسی زمانے کا ایک واقعہ یہ ہے کہ خواجۂ بزرگ اور آپ کے تمام ساتھی روزانہ آناساگر کے گھاٹ پر وضو اور غسل کیا کرتے تھے اور چونکہ تالاب کے ہر گھاٹ پر مندروں کی عمارتیں تھیں اس لئے مندر کے پجاری اور برہمن ہمیشہ روکتے تھے اور آخر ایک دن تو سب کے سب آمادۂ فساد ہو گئے۔ خواجۂ بزرگ نے ان سے کچھ نہ کہا مگر پہاڑی پر آکر اپنے ایک جانثار کو حکم دیا کہ جاؤ اور ہمارے لوٹے میں تالاب سے پانی لے آؤ۔ جس کی اسی وقت تعمیل کی گئی مگر یہ عجب تماشہ دیکھا کہ تالاب کا پورا پانی ایک لوٹے میں آگیا، گویا کوزہ میں دریا والی مثل سچی ہوگئی۔ جہاں آرا بیگم شہزادی شاہ جہاں بادشاہ کا